UNIVERSAL LIBRARY
OU_224512
UNIVERSAL LIBRARY

DAMAGE BOOK

گنجینہ زر قواعد کاشت زعفران

مؤلفہ

محمد انعام الحق

مطبوعہ فضل برقی مشین پریس قریب شاہی عاشورخانہ

قیمت عہ ۸/

فہرست مضامین گنجینۂ زر قواعد

کاشت زعفران

مضامین　　　　　　　　　　صفحہ

(۱) تمہید　　　　۱ تا ۵

(۲) نام زعفران و زعفران کے خاندان کا نام۔　　　　۶

(۳) تاریخی مقامات و پیداوار کاشت زعفران۔　　　　۷ ،، ۹

(۴) خواص و اثرات زعفران۔　　　　۱۰ ،، ۱۶

(۵) ساخت تخم ونشو ونما پودہ وشگوفہ زعفران۔　　　　۱۷ ،، ۱۹

(۶) کاشت زعفران کے متعلق اہل ہند کے عقائد ومصنف گنجینۂ زر قواعد کاشت زعفران کا ارادہ و معلومات کشمیر وغیرہ وکوشش۔　　　　۲۰ ،، [illegible]

(۷) موسم و مقام و مقدار اجزا ساخت زمین و قواعد کاشت و آبرسانی۔

(۸) خواہش مصنف گنجینۂ زر قواعد کاشت زعفران۔　　　　۲۴ ،، ۲۸

۲

تمہید

میں عرصہ سے حیدرآباد دکن میں نایاب وکمیاب کاشت وپیداوار کا جویان وکوشان تھا

(۱) صندل کا جنگل جو ملک میں زر کثیر کا معاوضہ تھا اسکی قطع برید نے صندل کے حیدرآباد دکن سے معدوم ہونیکا خیال پیدا کردیا۔ مجھے یقین ہے کہ اہل ملک حیدرآباد دکن کے ہر مقام میں درختہائے صندل کی قطع برید میں احتیاط واُنکی حفاظت کی ہر ممکنہ تدابیر میں بعجلت کوشش بلیغ فرمائیں گے۔

(۲) الائچی کی پیداوار کے متعلق جس کے حیدرآباد دکن میں ایک یادونشان ہیں مجھے اہل ملک کو توجہ دلانیکی ضرورت ہے۔ اگر مجھے مواقع ملتے ور قسمی دشواریان نہ ہوتیں تو میں خود بھی اس کی پیداوار میں افزایش کرچکا ہوتا میں نے صندل کے درختون کے حفاظت وافزایش کے لئے تو محکمہ سرکار میں کارروائی کرنیکی خواہش کی تھی۔ و خود بھی کسی اراضی وسیع پر پیداوار صندل کی کوشش کرنا چاہی تھی۔ لیکن چند در چند دشواریون ومجبوریون سے قاصر رہا یقین ہے کہ اہل دکن حسب موقع ومالات مقامی مالکان اراضی وعہدہ داران سرکاری کی توجہ درختہائے صندل کی حفاظت وافزایش کے لئے منعطف کرائینگے وخود بھی ترقی پیداوار میں سعی فرمائینگے۔

(۳) (زعفران) میں ہمیشہ سے یہ سنا کیا کہ ہندوستان میں بجز کشمیر کے کسی شہر میں زعفران کی کاشت نہیں ہوسکتی۔ واسکی پیداوار صرف کشمیر ہی کی زمین وآب وہوا کا حصہ ہے۔ نیز دیگر شہرون میں اصلی زعفران فروخت بھی ہوتی ہے تو کشمیر واسپین وغیرہ سے آکر وبعض تاجرون کے سوائے سارے تاجر مصنوعی زعفران فروخت کرتے ہیں۔

کاشت زعفران کے متعلق باشندگان حیدرآباد دکن کو بیشتر یہ نہ معلوم تھا کہ اہل کشمیر کشمیر کی پیداوار زعفران کو کرامت سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کے یقین کی اس انتہا نے جو باشندگان حیدرآباد دکن کو تھا کرامت ہی کردیا تھا

(۴) میں نہ کسی درویش سے ملا نہ کسی ولی سے پھر مجھے اس کرامت کے حیدرآباد دکن میں ظہور کی امید ہوتی تو کیسے لیکن وہ قدرتی مادہ جو ہر انسان میں تحقیق ونئی شئے کے دیکھنے وایجاد کا ہوتا ہے مجھ میں بھی تھا جس نے اس انبوہ کثیر ودشوارگذار سربفلک پہاڑون کے مقابلہ میں لاکھڑا کردیا۔ جس کے خیال سے لوگون کو وحشت دیجکے دیکھنے سے دہشت وناامیدی کے دل بادل [illegible]

تھی تو سبز لیکن ایسی تنگ وادی جو ذرا سی حرکت غیر متوازن و لغزش و سہو میں اس خطرناک طرح
اٹھاتی کہ بلندی کی زیرین سطح تک پہنچتے ہیں یہ ذہنیت و مادہ دماغ و قوائے ریزے ریزے ہوجاتے
ہوش وحواس کی رسائی کی وہاں کیا مجال۔ افسوس تو یہ تھا کہ یہ ریزے بھی کسیکے ڈھونڈے شاید نہ ملتے
وزخار سمندر نا امیدی میں موج بے مائیگی کیا تھا نہ معلوم کہاں سے کہاں ہوتے ۔

(۵) زعفران کی کاشت کا خیال اور کس جگہ نہ ایسی بلند سطح نہ ایسے بلند پہاڑ نہ ابر کو پہاڑون پر
ٹھیرتے دیکھا نہ کسی نے کہیں جمتے نہ پگھلتے نہ یخ سے مس شدہ ہوا نہ زمیں مر اسپر تواریخ وغیرہ لاعلمی طرہ ہے۔
علم و قوت ارادی ہی ہے جس سے دشوار گذار مہیب پرخطر راہون کو طے کرتے دسر بفلک پہاڑون پر
گذرگاہ و قیام گاہ تعمیر کرتے ہیں۔ مینے بھی تن بہ تقدیر چڑھائی کی و آخر اسکی انتہائی بلندی پر قدم جمادیے
یا کامیابی کا جھنڈا نصب کر دیا۔

کاشت زعفران اس سے بھی دشوار مہم تھی اسلئے کہ بلندیون کا طے کرنا و کسی معرکہ کا سر کانا
کسی نے سنا بھی ہے۔

لیکن کاشت زعفران کا بجز کشمیر کے ہند کے دوسرے شہرون میں ہونے کی نا امیدی کا دماغون
سے اخراج و یقین کا جاگذین کرنا کسی سے نہیں سنا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ کسی سے ایسے الفاظ بھی اپنی کوشش کے متعلق نہ سنے جن کو السعی منی و اتمام من اللہ
کے معنون میں اخذ کر لیتا۔

(۶) مجھے اپنے ارادہ و سعی کی کامیابی سے حسب موقع اہل ملک کو وان اصحاب کو خصوصاً یقین دلادیا
تھا جنہیں عرصہ سے یہ مسئلہ زیر بحث تھا۔

میری جستجو و خوشی اہل ملک کے علم و مفاد کثیر میں مضمر رہی۔ احباب و شائقین کے اصرار
کے سوا ہمیشہ میری کوشش رہی کہ زعفران ایسی انمول نایاب کاشت کے قواعد وغیرہ سے اہل ملک
کو منافع زر کثیر کے لئے واقف کر دون۔ تاکہ انہیں اسکی کاشت و حصول منافع میں آسانی ہو۔
و ہمدردی انسانی میں مینے اچھے اپنا عین طریقہ جانا۔

لیکن مجبوری میں اپنے حسب خواہش کاشت زعفران کرنے مین بے بس رہا۔ باوجود انتھک

کوشش مناسب مواقع نہ ملے اور رقم کی انتہائی قلت نے مجھے عاجز کر دیا۔ و میں نے محکمہ نظامت زراعت سرکار عالی میں کئی وقت واقفکارات سے مختصر قواعد کاشت زعفران و موسم و ساخت زمین وغیرہ تحریراً پیش کئے و تخم بھی گذرانے پہلے سال کے تخم تو خشک ہو کر ضائع ہو گئے۔ چونکہ میری کوشش مسلسل رہی اس دفعہ بھی انتہائی کوشش کے بعد مواقع نہ ملے۔ اور رقم کی قلت اور زیادہ ہو گئی سنہ ۱۳۴۲ف میں پھر محکمۂ نظامت زراعت سرکار عالی میں تخم گذرانے جو محکمہ موصوف سے بغرض تخم ریزی جناب مہتمم صاحب باغ عام سرکار عالی و جناب اکنامک باٹنسٹ صاحب سرکار عالی کے خدمات میں بھیجے گئے وہیں بھی حاضر ہوا بنگلہ ہستی باغ عام کے پائین باغ میں (۳۲) کی ڈسمبر کے اوائل و آخر میں (۹) کی مرزعہ شاہی حمایت ساگر میں تخم ریزی کی گئی۔ و بہت جلد کلون کے دیکھنے کی مسرت ہم شائقین کو ہوئی و انکی روز افزون بالیدگی بھی روز افزون مسرت کا باعث رہی۔

ہر پودہ اپنی پوری قوت سے تیرہ چودہ انچہ تک بڑھا۔ ڈسمبر تخم زعفران کے نمو ہی کا زمانہ نہ تھا نہ کہ شگوفون اور زعفران کے پیدا ہونے کا۔ اس لئے شگوفہ نہ دیکھ سکے۔

جتنے اصحاب مقام کاشت پر تشریف لائے وہ پودہ ہائے زعفران کے نمو و بالیدگی و سرسبزی و شادابی کو حیدرآباد دکن میں دیکھکر بہت متعجب ہوے و بے انتہا مسرت کا اظہار فرمایا۔

و عوام کے معلومات و مفاد کے لئے بھی ۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۴۲ف کو رسالہ کاشتکار حیدرآباد دکن میں بغرض اشاعت مختصر واقعات میں نے لکھ بھیجے۔ و ۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۴۲ف میں اخبار منشور حیدرآباد دکن میں اشاعت کے لئے چند حالات کا اقتباس روانہ کیا گیا۔ جو ۲۷ فروردی سنہ ۱۳۴۲ف کے پرچہ میں شایع ہوے ہیں و جناب پروفیسر صاحب نباتیات جامعہ عثمانیہ نے ملک میں کاشت زعفران سی انمول نایاب کاشت کی قدر میں اپنی خودی آپ رکھتے ہیں ہندوستان کے انگریزی سہ ماہی پرچہ میں مختصر حالات شایع فرمانے کے لئے بھیجے۔ و مختصر واقعات اخبار رہبر دکن ریاست حیدرآباد میں روانہ فرمائے جو کہ پرچہ ۱۱ تیر سنہ ۱۳۴۲ف میں شایع ہوئے ہیں و شعبہ نباتیات جامعہ عثمانیہ سرکار عالی سے ۲۵ تیر سنہ ۱۳۴۲ف کے اخبار رہبر دکن میں بہ اظہار قدردانی اہل ملک شایع فرمایا گیا کہ محمد انعام الحق حیدرآباد دکن میں جنگلی درختون کی طرح پودہ زعفران اگانے کے قابل قدر ہو چکے ہیں۔ نیز ذی اقتدار حضرات اس میں دلچسپی فرما کر موقع دین

تو اور زیادہ کامیابی کی توقع ہوسکتی ہے۔ کاشت زعفران ساخت زمین و قواعد کاشت کے کامل علم کے بعد بہت قلیل مدت وکم صرفہ میں آسان ہے منافع زرکثیر کا ذریعہ ہے۔ پودۂ زعفران بجائے دوسرے درختوں کے گملوں میں آرایش وزیبایش کے لئے بنگلہ جات وباغوں وغیرہ میں رکھے جایا کریں۔ اس لئے کہ پودہ نہایت خوشنما ہوتا ہے وخوشبو سے دل ودماغ قوی ومسرت رہے گی وکئی مہلک وغیرہ امراض کی یہ مجرب دوا قریب ہی ہاتھ آجائیگی۔

زعفران
اور زعفران کے خاندان کا نام

(۱) شہر ہیٹن اور ایلیکس میں زعفران کا نام (کروکس) ہے انگریزی میں (سافران) ہے یونان میں (سیفردن) و ایران میں (کرکیماس) ہے و ہندی میں (کیسر) و سنسکرت میں (کنکماً) و ٹیمل میں (کنگومپو) و تلنگی میں کنکم داپا و ے) ہے و بمبئی میں (سافران و کشار) زعفران کا نام ہے و سریانی میں (کرکم) ہے

(۲) زعفران کے خاندان کا نام (اریڈی) ہے

تاریخی مقامات پیداوار و کاشت زعفران

جناب کرنل کے۔ آر۔ ٹیکر۔ ایف۔ ایل۔ ایس۔ ای۔ یم۔ یس وغیرہ کی تحقیق میں زعفران سوت آف یورپ کی اصلی پیداوار ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے محققین نے واضح فرمایا ہے کہ کیمبرج شائرین (ہسٹن) اور ایکس میں (زعفران ویلڈن یا ویلدانہ) کاشت زعفران کے مشہور مرکز تھے۔ و زعفران ویلڈن یا ویل دانہ میں زعفران کی کاشت حضور اڈورڈ سوم کے عہد ہی سے اس مقام کی صنعت رہی ہے اور ۱۷۶۸ء تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ یہاں زعفران کی کاشت کرنے والے کروکس کہلاتے تھے۔

زعفران ویلڈن یا ویل دانہ یہ ایک مرکزی شہر اوسلبدیہ کا صدر مقام اور انگلستان کے پرانے شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ شہر کے جنوبی و مغربی حصہ کی زمیں بلحاظ اپنی ساخت کے دیگر اراضیات میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

شہر (کاریس) جس کا جدید نام کرگہس ہے اور روسی ایشیا میں واقع ہے۔ زعفران کی کاشت کا قدیم ترین مقام مانا جاتا ہے۔

مسٹر ہین راوی ہیں کہ اس شہر کا نام یعنی (کاری سس) نفظ کروکس کی یادگار ہے۔ و مسٹر ریجا ونڈ کو اس سے اختلاف ہے آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس پودہ کا نام شہر کی مناسبت سے رکھا گیا تھا۔

تقریباً ۹۶۱ء میں عربوں نے پودۂ زعفران کو ہسپانیہ میں فروغ دیا تھا اور دسویں صدی عیسوی کی ایک پرانی انگریزی تصنیف میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس وقت سے یہ پودہ مغربی یورپ میں مفقود ہو گیا تھا۔ اور صلیبی جنگ کے حامی اسے یہاں لائے۔

مسٹر ہاک لیٹ کے قول کے مطابق ایک زائر اسے طبریہ سے انگریزی ممالک میں چرا لایا تھا زعفران خاص طور پر اور زیادہ تر (ہسپانیہ) فرانس) (سسلی) (ہینس) کے دامنی میدانوں

ہیں اور (فارس) اور (کشمیر) میں پیدا ہوتی ہے۔

منگولوی حملے کے بعد چین میں بھی زعفران کی کاشت ہونے لگی چینی علم الادویہ میں اسکا ذکر آیا ہے مصر کے باشندے باوجود مصنوعی زعفران سے واقفیت تامہ رکھنے کے زعفران کے فوائد سے محروم ہیں لیکن اسکا ذکر دیگر خوشبودار پودون کے ساتھ کیا گیا ہے۔ وحضرت سلیمان پیغمبر کا گیت یا بھجن میں دوسری خوشبودار جڑی بوٹیون کے ساتھ آتا ہے۔ مسٹر ہومر نے بھی بارہا اس کا تذکرہ کیا ہے اس کے علاوہ مختلف روایتون اور یونانی مصنفین نے بھی اس سے بحث کی ہے۔

جناب حکیم میر محمد حسین الخراسانی صاحب مصنف مخزن الادویہ اپنی تحقیق میں ظاہر فرماتے ہیں کہ زعفران کی کھیتی کشمیر کے صرف پامپور پرگنے میں ہوتی ہے اور کہین نہیں حمص شام مصر و مغرب اور گیلان و خراسان و مازندان اور اصفہان وغیرہ ہندوستان کے غیر مقام میں بھی پیدا ہوتی ہے مگر کشمیری سب پر فایق ہے۔

انڈین ڈریس پلانٹس کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کشمیر کی زعفران اس کی قسم ہے جو لندن میں کاشت کیجاتی ہے۔

تاریخ فرشتہ کے محقق نے حیدرآباد دکن کے جنوب مغربی ضلع بیدر میں کاشت زعفران کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت خواجہ محمود گاوان وزیر سلاطین بہمنی نے مابین ۱۴۳۵ء و ۱۴۸۱ء ضلع بیدر کی زمین کو اس خاصیت کا پاکر زعفران کی کاشت کروائی ہے۔ و زعفران کثرت سے ہوا ہے اسوقت بوجہ عدم میسری وسیع ذرایع باوجود مسلسل دریافت کے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ تخم کس شہر سے منگوائے گئے تھے و موسم مقرر تھا یا ہر موسم میں کاشت ہوتی تھی و طریقہ آبرسانی کیا تھا۔ و کس مقدار میں فی پودہ زعفران ہوتی تھی وغیرہ۔ صرف ایک حصہ زمین کی نشاندہی ہوی ہے جسمین کاشت زعفران ہوتی ہے وہ یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت علی برید نے بھی علی باغ میں کاشت زعفران کروائی تھی۔ یہ بھی نہ معلوم ہوسکا کہ زعفران کے کاشت ضلع بیدر میں مسدودی کیا وجہ ہوی ہے۔

مسٹر لفٹنٹ کرنل کے ار کر ٹیکر۔ ایف ایل۔ ائی۔ ایم۔ ایس وغیرہ انڈین پلانٹس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک اُمید افزا تجربہ کاشت زعفران کا جو کہ دہلی کے قریب مقام الور میں کیا گیا تھا ایک حد تک کامیاب رہا۔ مسٹر لانڈسر نے تخم ریزی فرمائی اور اس کے دوسرے ہی سال بجائے پانچ کے نو تختے تیار ہو گئے۔ کشمیر سے مزید درآمد نہ ہونے کی وجہ سے مقامی مٹی وایر واستعمال کرنا پڑا اور وہ ایک حد تک نہایت ہی کامیاب رہا۔

جناب ڈاکٹر ڈاونس کے خیال میں زعفران کی کاشت کے لئے کسی خاص زمین کی ضرورت نہیں۔

خواص و اثرات زعفران

ناظرین ہر شے کی ضرورت واضح و ثابت کرنے سے قبل اس کے خواص و اثرات کا اظہار میری رائے میں لازمی ہے۔

لہٰذا میں اس گرانقدر بیش قیمت نایاب کاشت کے قواعد و موسم و ساخت زمین وغیرہ لکھنے سے قبل زعفران کے خواص و اثرات بوضاحت عوام کے ملاحظہ میں پیش کرتا ہون۔

۱ زعفران۔ گرم دوسرے درجہ مین اور خشک پہلے درجہ میں ہے۔ بعض اطبا کی تحقیق میں گرم تیسرے درجہ میں اور خشک دوسرے درجہ میں ہے۔ حضرت گیلانی فرماتے ہین کہ بعض محقق گرم تیسرے درجہ میں اور خشک پہلے درجہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اور یہی اصح ہے اور بعض پہلے قول کو کہ قانون میں مذکور ہے۔ صحیح سمجھتے ہین۔

فوائد

(۱) زعفران فرحت بخش ہاضم۔ محرک ومقوی ہے۔

(۲) حواس وقوئ اشکم کے اندرونی اعضا اور گردے ومثانے اور جگر کو بہت قوی کرتی ہے۔

(۳) جگر اور تلی کا سُدہ کھولتی ہے۔

(۴) گردے ومثانے کا تنقیہ کرتی ہے۔

(۵) آلات تنفس کو قوی کرتی ہے۔

(۶) آنتوں ورگوں کے منہ جو بسبب لیس دار ہونیکے چپکا کر سُدہ پیدا کرتی ہے۔

(۷) مادہ میں نضج پیدا کرتی ہے اور اس کو معتدل القوام کرتی ہے

(۸) خلط کو سڑنے اور بدبو کرنے سے روکتی ہے اور تغیر فساد سے اسکی حفاظت کرتی ہے

(۹) ورم ورياح کو تحلیل کرتی ہے

(۱۰) بلغم کو سڑنے نہیں دیتی۔

(۱۱) درد شکم کے دفعیہ کیلئے جو اور ارگشت کے وقت ہوتا ہے بہت مفید ہے بعض جگہ فرنگستان میں طبیب زعفران کو اس مرض کے دفعیہ کیلئے نہایت موثر وفائدہ بخش سمجھتے ہیں۔

(۱۲) زعفران ودال چینی کی گولی کے استعمال سے درد شکم رفع ہوتا ہے۔ دار چینی

(۱۳) تین قطرہ زعفران کا خالص عرق پانی میں ڈال کر پینے سے زکام رفع ہوتا ہے۔

(۱۴) پان کیساتھ یکجا اسکا عرق گرم کرکے پلانے سے بچوں کی سردی زائل ہوجاتی ہے۔

(۱۵) گرم ادویہ کیساتھ استعمال کرنے سے تشنج زائل کرتی ہے۔

(۱۶) زعفران اور عاقرقرحا کی گولی بناکر کھلانے سے حیض حسب معمول جاری ہوجاتا ہے۔

(۱۷) مقوی قلب ادویہ کیساتھ کہلانیسے نہایت زود اثر فائدہ کرتی ہے۔

(۱۸) براہمی کے جوشاندے میں چہڑک کر پلانیسے طبیعت کی اداسی رفع کرتی ہے۔

(۱۹) کریلے کے رس میں چہڑک کر پلانیسے جگر بڑھ جائے اور ورم آجائے تو جگر اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور ورم زائل ہوجاتا ہے۔

(۲۰) کاغذی لیمو کے رس میں پلانیسے غذا سے رغبت ہوتی ہے

(۲۱) بکری کے دودھ میں پکا کر پیس کر پلانیسے مرض اٹہرا دھوگت آکت پت رفع ہوتا ہے لیکن اس مریض کو چند دن بکری کا دودھ پلانا چاہیئے۔

(۲۲) رات بھر پانی میں بھگو کر شہد کیساتھ پلانیسے حبس البول کا عارضہ دفع ہوتا ہے۔

(۲۳) پرانے گھی میں پیسکر تین دن چٹایئں تو مرض ذیابطیس کی مجرب دافع ہے

(۲۴) گھی میں کہرل کر کے سونگہنے سے اداسیسی وغیرہ سر کے درد رفع ہوتے ہیں۔

(۲۵) تھیلی میں بند کر کے معدہ پر باندہیں تو معدہ کی رطوبت کو زایل کردیگی۔

(۲۶) دردزہ کے وقت پلائی جائے تو دشوار سے دشوار زچگی آسانی سے ہوجائیگی۔

(۲۷) بخار کے رفع کرنے میں موثر دوا ہے۔

(۲۸) مالیخولیا کا شدید سے شدید مریض اس کے استعمال سے بہت جلد شفایاب ہوجاتا ہے۔

(۲۹) جگر کے معدہ دیگر امراض کے دفعیہ کے لئے بھی کارگر ہے۔

(۳۰) بچوں کے ہر مرض میں موثر دوا ہے

(۳۱) دل ودماغ کو قوی کرتی وقوت باہ پیدا کرتی ہے ومقوی دیگر اعصاب ہے

(۳۲) زعفران آواز صاف کرتی ہے۔ سیندور بھی کھا لیا جائے تو زعفران کے کھانے سے اصلی آواز عود کر آتی ہے۔

ایک ماہر صاحب نے اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ

چند ماہرین موسیقی پیشہ وروں میں سے ایک صاحب بہت خوش گلو تھے۔ دوسروں نے انہیں ایذا دینے و انکا نقصان کرنے کیلئے سیندور کھلا دیا جو ساری عمر کے لئے آواز خراب کر دیتا ہے جس سے مشکل آہستہ سے بھی آواز نکل سکتی تھی۔ دنکلتی بھی تو کوئی لفظ سمجھ میں نہیں آتا۔ صاحب موصوف کے پاس جسوقت یہ ماہر موسیقی تشریف لائے تو جناب موصوف نے بہ مقدار مقررہ زعفران کھلائی (۱۵) منٹ کے بعد قریب نصف کے آواز صاف ہوگئی۔ دو ہی روز کے کھانے سے صحت کلی ہوگئی۔

(۳۳) جدید طریقہ سے ڈاکٹر عرق میں آمیز کر کے امراض چشم کے دفعیہ کے لئے استعمال فرماتے ہیں نہایت کارگر صحت بخش ثابت ہوئی ہے۔ مقوی بصارت ہے

(۳۴) ایک ڈاکٹر صاحب نے زمانہ پلیگ میں محفوظ رہنے کے لئے زعفران کا استعمال نہایت مفید بیان فرمایا ہے جو اصحاب پلیگ کے دنوں میں شراب استعمال فرماتے ہیں اگر بجائے شراب زعفران استعمال فرمایا کریں تو اس ہدایت ڈاکٹری کو نیکی اور بوجہ بوجوہ کے معقول میں صحیح تسلیم فرمائینگے

(۳۵) سونگھنے سے چھینک آتی ہے دماغ کی رکی ہوئی رطوبت خارج ہو جاتی ہے

(۳۶) زیادہ مقدار میں کھانے سے بیہوش کرنے والے زہر کا کام کرتی ہے

(۳۷) بین یا صابن کا جز کر کے منہ ہاتھ دھونے وحمام کے لئے استعمال کرنے سے دھبے چھائیاں وسیاہی وجھریاں وسہاسے دفع ہوتے ہیں اور ارغوانی رنگ ہو جاتا ہے

(۳۸) زمانہ قدیم میں زعفران قیمتی اور موثر ادویہ کی جز دلاینفک رہی ہے لذیذ اور مقوی غذاؤں میں قوت وفرحت ولذت کے لئے اسکا استعمال ہوتا تھا اور فی زمانہ ہوتا ہے۔

کئی مورخین نے اس واقعہ کی شہادت دی ہے کہ چین میں لذت وتقویت وفرحت کیواسطے اسکا خاصا استعمال ہوتا ہے۔

بھی اور ہسپانوی اب تک ایسے خوش ذائقہ مفرح و مقوی ہونے سے غذا میں شامل کرتے ہیں روم کے حماموں یونان کے درباروں اور تماشہ گاہوں میں بطور عطر مفرح و مقوی دل و دماغ کے مستعمل ہوتی تھی۔ اور ہندوستان میں ان ہی مفاد سے زعفران کا عطر استعمال کیا جاتا ہے جب (نیرو) شہر پناہ میں داخل ہوتے تھے تو روم کی سڑکیں قوت و مسرت کیلئے زعفران سے معطر کی جاتی تھیں۔

قدیم یونان میں یہ شاہی رنگ کے لئے مخصوص تھی جو خوشبودار و مقوی خوشرنگ ہوتا تھا۔ گو بعد میں یہ کثیر الاستعمال ہو گئی۔ اور حمام کے معطر کرنے اور اس ہی قسم کے اغراض میں مستعمل ہونے لگی۔

ور رفتہ رفتہ اس زمانہ تک کہیں معدوم ہو گئی اس گرانقدر مفید شے کی کاشت بھی چیدہ چیدہ مقامات میں رہ گئی

ؔ جمع عرق ؔ نگاہ، نظر۔

زعفران کا تیل

واس کے خواص واثرات وطریقۂ استعمال

طریقۂ ساخت

زعفران (۱۸) تولہ (۹۹) تولہ تل کے[١] یا روغن زیتون میں ترکر کے پانچ چھ روز تک رہنے دیں وہر روز ہلا دیا کریں پھر صاف کریں۔

خواص مفاد

(۱) زعفران سے روغن زعفران زیادہ گرم ہے

(۲) زعفران کا تیل پٹھوں کو نرم کرتا ہے۔

(۳) جسم کے سخت ورم کو تحلیل کرتا ہے۔

(۴) ناک میں سعوط[٢] کرنے سے خواب آور ہے

(۵) مالش سے ذات الجنب[٣] کا مریض صحیاب ہوتا ہے۔

(۶) ہڈی کی بینگ یا موم کیساتھ استعمال کیا جائے تو جسم کے پھوڑے کا فوری انزال کرتا ہے۔

•

[١] تیل [٢] ڈالنا یا ٹپکانا [٣] دل ومعدہ کے درمیان کا ورم۔

زعفران کی کھلی

واس کے خواص واثرات وطریقہ استعمال

خواص

(۱) زعفران کی کھلی تیسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔

مفاد

(۱) زعفران کی کھلی منضج[۱] ہے

(۲) مالش سے اعصاب میں گرمی پیدا کرتی و مضر رطوبت وسردی کو زائل کرتی ہے۔

(۳) ہر اعضا اس کی مالش سے قوی ہوتا ہے۔

(۴) سخت ورم کو تحلیل کرتی ہے۔

(۵) مدر بول[۲] ہے۔

(۶) آنکھ میں لگانا بصارت کی تاریکی کو رفع کرتا ہے۔

(۷) مقوی روح باصرہ[۳] ہے۔

۱ پختہ کرنیوالی ۲ پیشاب لانے والی ۳ نگاہ نظر۔

ساخت تخم و پودہ و شگوفہ زعفران و نشو و نما، تخم و پودہ و شگوفہ زعفران

(۱) مادہ ابتدائی یا تخم زعفران اس کو کہتے ہیں جو نہایت مہین تحتہ کی شکل میں پایا جائیگا

(۲) زعفران کا تخم دان وہ ہوگا جو تخم کے بیرونی حصہ پر پوست کی شکل میں ہوتا ہے۔ پتوں کے قاعدوں کے درمیان پوشیدہ و زمین دوز ہوتا ہے۔

(۳) گھٹی یا پٹی زعفران تخمدان پر کے بالائی غلاف و مادہ ابتدائی سے تا غلاف پوری شکل کو کہینگے۔ اس کے غلافت تقریباً جالدار ہوتے ہیں۔

(۴) زعفران کی گھٹی یا پٹی یا عام فہم میں تخم زعفران لہسن کی گھٹی کی شکل کا ہوتا ہے و بعض چپٹا۔ لیکن یہ پھانکوں میں لہسن کی گھٹی کی طرح منقسم نہیں ہوتا و اسکی جلدی سطح پر باریک سوت یا لانبے روئیں ہوتے ہیں جس سے تخم کا زیادہ حصہ یا قریب قریب پورا حصہ ڈھنکا رہتا ہے۔ نرگس یا گل شبو کا تخم بھی زعفران کے تخم کے ہو بہو ہوتا ہے و چھوٹا آلو بھی اس تخم کے مشابہ ہے۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ زعفران کا تخم چھوٹے گلوب کی شکل اور چپٹا ہوتا ہے یا بیضوی شکل کا

(۵) ابتدائی تخم سے ایک یا ایک سے زیادہ نوکدار تیلے یا کلّے نکلتے ہیں۔ جن کی وضع قطع پیاز کی باریک پتی یا نوکدار و سبز کسی قدر چوڑی گھانس کی پتی کی سی ہوتی ہے نرگس یا ارکی پتی

پتون کے بجائے بیچ بالکل سپید ہی نالی ہوتی ہے وان پتون کا بطنی حصہ بہت ہی خفیف سفیدی مائل ہوتا ہے - اور ان پتون کے کنارے پیچھے کی جانب مڑے ہوئے ہوتے ہین اور پتون کے نیچے کا حصہ سفیدسی بانت کے باریک پردون سے گہرا ہوتا ہے - گھرا ہوتا ہے ۔

انڈین ڈرگس پلانٹس کے مؤرخ بھی تحریر فرماتے ہین کہ پودۂ زعفران کے پتہ کا آخری حصہ لامبا پتلا گہاس کی شکل کا ہوتا ہے ۔

(۶) پودۂ زعفران کا برگ نیچے سے چوڑا اور بیچ میں زیادہ چوڑا ہوکر آگ بہنی کی طرح نوکدار شگوفہ ڈنڈی کے ربع حصہ تک دراز رہتا ہے ۔

(۷) پودۂ زعفران مین تنا نہیں ہوتا شگوفہ ڈنڈی ہی تیرہ چودہ انچہ تک دراز ہوتی ہے

(۸) پودۂ زعفران کے شگوفہ ڈنڈی کے اطراف ایک باریک خول ہوتا ہے جس کے بالائی حصہ مین دوسمت دو نوکین کردن کے چوڑے پتون کی شکل مین شگوفہ ڈنڈی کے تھائی حصہ مین نکلی ہوئی ہوتی ہین۔

(۹) پودۂ زعفران کی شگوفہ ڈنڈی سطح زمین سے بلند ہوتی ہوئی زردان تک ختم ہوتی ہے

(۱۰) پودۂ زعفران کا زردان زرد ہوتا ہے اور شگوفہ ڈنڈی کے بالائی آخری حصہ میں گردگل سے ملحق ہوتا ہے۔

(۱۱) گردِ شگوفہ کے ہر عضو کے چھ پتے ہوتے ہیں وانکا جماؤ دو گھیرون میں ہوتا ہے و شکل ذاب میں یہ چھ حصہ تقریباً مساوی ہوتے ہیں۔ لیکن اندرونی حصے بیرونی حصون کے نسبت چھوٹے ہوتے ہیں اور یہ مقعر مستطیل اور تپلے ہوتے ہیں۔

(۱۲) شگوفۂ زعفران کا گردِ شگوفہ بڑا ہوتا ہے و اسکی نالی لابنی و تپلی قیف نما ہوتی ہے۔

(۱۳) شگوفۂ زعفران پرپل رنگ کے پھول سے جس کی بہتات موسم بہار کے آخری حصہ میں ہوتی ہے بہت مشابہ ہے وضع میں کرن پھول سے تشبیہ دیجا سکتی ہے یا نرگس کے پھول کو کسیقدر

مشابہت کے لئے ملاحظہ فرمایا جاوے۔

(۱۴) انڈین ڈرگس پلانٹس کے مصنف شگوفہ کے رنگ میں تحریر فرماتے ہیں کہ شگوفہ نہایت گہرا شوخ بنفشائی رنگ کا ہوتا ہے۔

(۱۵) ہر پودہ زعفران میں تین یا چار شگوفے نکلتے ہیں۔

(۱۶) ہر شگوفہ زعفران کا ایک ہفتہ تک قیام رہتا ہے۔

(۱۷) شگوفہ زعفران میں ایک نئے تاگے کی طرح ہوتی ہے جو گرد شگوفہ سے نکلتی ہے۔

(۱۸) ہر نئے میں زرد ریشے و کلغی دار ریشے بیرونی جانب کے حصوں کے قاعدوں سے ملحق ہوتے ہیں۔

(۱۹) نے کے کلغی دار ریشوں و زرد ریشوں میں ایک بار زرد ہوتی ہے اور دوسری سرخ سیاہی مایل۔ کلغی دار ریشے زعفران ہوتے ہیں و زرد ریشے تجارت میں وزن بڑھانے کے لئے شریک کئے جاتے ہیں۔

(۲۰) کیسہ زعفران گلی کی شکل کا ہوتا ہے۔

(۲۱) زعفران کا پھل بہت کم بنتا ہے (یعنے پھول بہت ہی کم بارآور ہوتا ہے)

کاشت زعفران میں اہل ہند کا عقیدہ و یقین

(۱) زعفران کی کاشت مین اہل ہند کا عقیدہ و یقین ہے کہ بجز کشمیر یا کشمیر مین موضع پام پور کے اس رقبہ کے جو کاشت زعفران کے لئے مخصوص بیان کیا جاتا ہے ہند کے دیگر شہرون یا رقبون میں زعفران کی پیداوار یا کاشت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اکثر تحریرات سے بھی ظاہر ہے کہ موضع پام پور کے۔ تقریباً تین سو بیگہ اراضی کے سوا اسکے متصل کی زمینات میں بھی زعفران کی کاشت نہیں ہو سکتی۔

موضع پام پور کی پیداوار زعفران کو ایک کرامت یا عطیہ جناب درویش صاحب فرمایا جاتا ہے جو نواح پام پور کے قریب کی پہاڑی پر فروکش تھے۔ لیکن میری رائے میں یہ واقعہ صحیح نہین واعتقادی تخیل کا نتیجہ ہے۔ ایک زمانہ اہل کشمیر کا ایسا گذرا ہے جو اعتقاد و اوہام پرستی سے زیادہ مملو تھا۔ بہ ظاہر اس ہی زمانہ کی ضعیف الاعتقادی اس تیقین کا باعث ہے۔ حقیقتاً زعفران ایک کرامت ہی ہوتی تو یورپ خراسان۔ اصفہان۔ مازندران۔ شام۔ مصر۔ گیلان۔ وغیرہ مین اسکا وجود کیسے ہوتا

اس ضعیف الاعتقادی کے مدنظر بھی کہ کشمیر مین بجز اس رقبہ کے اسکے متصل کی زمین مین ہی پودہ زعفران نہیں اگتے تو نتیجتاً ظاہر ہے کہ دوسرے شہرون مین یہان کے تخم کیسے پودے پیدا کر سکتے ہین

نیز جناب ڈاکٹر ڈاوسن اپنی اطلاع مین تحریر فرماتے ہیں کہ کشمیر کے اکثر باغات مین نہایت کامیابی کے ساتھ زعفران کی کاشت کیجاتی ہے۔ اس سے یہ بالکلیہ ثابت ہے کہ یورپ، وخراسان وشام ومازندران وغیرہ میں کاشت زعفران وہین کے لوگون کے علم وکوشش کا ثمرہ ہے

وکشمیر کی پیداوار زعفران جناب درویش صاحب کا عطیہ وکرامت نہیں۔

ایک جغرافیہ موسومہ جغرافیا دنیا میری نظر سے گذری جسکا ٹائیٹل پیج تلف ہو جانے سے مولف کا نام

نامی وسنہ وطبع کا علم نہ ہو سکا لیکن ریاست حیدرآباد دکن کے حالات مین باب حکومت کی تنظیم کا بیان فرمایا ہے جس سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ جغرافیہ ۱۹۱۹ء یا بعد کی لکھی ہوئی ہے۔

جغرافیہ مذکور میں ریاست کشمیر کے حالات صفحہ (۱۰۰ تا ۱۰۱) میں تحریر فرمایا ہے کہ دنیا بھر میں زعفران صرف کشمیر مین پیدا ہوتی ہے۔

غرض یہ کہ کاشت زعفران کی ایسی گرانقدر قیمتی کاشت میں کامیابی کی اُمید کے لئے شاذ ہی ایسا مواد ملتا ہے کہ بلا غور و خوض وانہمک کوشش اسمین کامیاب ہونیکا خیال کرسکین۔

۱۳۲۹ف مین من تاریخ کشمیر لکھہ رہا تھا یہ جانکر کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ معتبر راوین کی تحقیق سے تو یہی مناسب ہے کہ ایک نظر کشمیر کے قدرتی مناظر و صنعت و کاشت وغیرہ دیکھہ ہی آؤ۔ ۱۳۲۹ف مین کشمیر جاتے ہوئے حیدرآباد دکن مین کاشت زعفران کا شوق لیتا گیا۔ زعفران کے متعلق آب و ہوا کو بلحاظ منیمم ومیگزیمم حرارت کامل محسوس وا اس قلیل عرصہ میں زمین کا ذرہ ذرہ بغور دیکھا۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ کشمیر کی زمین مین پیداوار زعفران بغیر جوتائی و آبرسانی کے مٹی کے ڈھیلون سے ہوسکتی ہے۔

پھر ۱۳۳۰ف میں کشمیر گیا و تحقیق کی و آب و ہوا کے صحیح احساس و اندازہ کرنے سے مینے یہ یقین کرلیا کہ موسم کاشت زعفران ختم بارش و آغاز سرما ہے مین زمین ساخت کرکے و کھاد ایسی دیکر جسمین حرارت بہت ہی کم ہو کاشت زعفران کو دنیا کے ہر حصہ مین کامیاب کرسکتا ہون۔

کشمیر مین کاشت زعفران کی کمی کا باعث ضعیف الاعتقادی و قی زمانہ علم کی کمی ہے۔

کشمیر مین زیادہ مسلمان و کم سکھہ کاشتکار ہین یہ جدید آلات کے استعمال سے ناواقف ایسے نہایت افلاس و نکبت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ نہ انکو کاشت کے جدید طریقون کا علم نہ فراوانی کی جد و جہد سے لگاؤ۔

ایک وجہ ان کشمیر کے بے بس زمیندارون کے فلاکت کی بیگار کے تشدد میں بھی ہے۔

گو اب بیگار کی سختی بہت کم ہو گئی ہے۔

۱۸۹۱ء کے پہلے بندوبست کشمیر کی تکمیل جناب مسٹر لارنس نے فرمائی تھی۔ مالیہ جو پہلے جنس میں لیا جاتا تھا اور جبین ادنیٰ لازمین کے لئے زمینداروں پر ظلم کرنے کے بہت مواقع تھے۔ نقدی ادا ہونے لگا۔ اگر حکومت کشمیر کا یہ بالخصوص قانون نافع رہا یا جبین زمینداروں کو زمین رہن و بیع کرنے کی ممانعت ہے۔ دیگر ریاستوں کے زمینداروں کی طرح زمینات بھی ان مفلس زمینداروں کے قبضہ سے نکل جاتیں دمتمول اصحاب مالک ہوتے۔ اور یہ رہی سہی پیداوار زعفران بھی کشمیر میں عنقا ہو جاتی

حیدرآباد دکن میں بھی زیادہ تعداد میں زمیندار مفلوک الحال مفلس ہیں۔ جنکے تمثیلاً ایک دو واقعات مختصراً لکھنے حیدرآباد دکن کی اس قیمتی مفید کاشت کی ترقی وغیرہ میں مضمر ہیں۔ حیدرآباد دکن کے علم وہنر کے معیار کے لحاظ سے ریاست حیدرآباد دکن میں جزوی اراضی کے مالکوں کے لئے جنکی مالی حیثیت نہایت قلیل ہوتی ہے تقریباً دشوار ترین ہو چلا ہے کہ بلا سرمایہ متمول زمینداروں کا مقابلہ کر سکیں۔ سنہ ۱۳۳۰ف میں منتقلی اراضیات کا سالانہ مواد مظہر ہے کہ مزارعین کا بے یار و مددگار وبے مایہ طبقہ اپنی آبائی اراضی کو ہر سال زیادہ تعداد میں فروخت کرتا چلا جا رہا ہے۔

چنانچہ سنہ ۱۳۲۷ف میں ایک کروڑ روپے اور سنہ ۱۳۲۸ف میں ایک کروڑ روپے اور ۱۳۲۹ف دو کروڑ روپے اور سنہ ۱۳۳۰ف میں ایک کروڑ روپے کی قیمتی اراضی رجسٹری کے ذریعہ منتقل کی گئی۔

زراعت ملک کا اہم ترین پیشہ ہے جس سے تقریباً ۵۱ فیصد آبادی یعنے کچھ کم ستر لاکھ زمیندار حیثیت سے معاوضہ اراضی پر گذارہ کرتے ہیں (۳۶) لاکھ کسان ہیں جو اپنے ذاتی کھیتوں پر کام کرتے اور (۱۸) لاکھ زرعی پیشہ ور مزدور و ملازم ہیں۔

حیدرآباد دکن میں زمینات رہن و بیع کرنے کا مثل جاگیرات وغیرہ کے ممانعتی قانون نافذ فرمایا جائے تو جزوی اراضیات کے مالکوں کی موروثی جائداد ان کے قبضہ سے نہ جائے جو انکی قوت بسری کا کافی ذریعہ ہے اور یہ باطمینان زراعتی تعلیم حاصل فرمائیں۔

متمول زمیندار صاحبان خود کاشت نہین فرماتے وزمینات قول پر دیدیا کرتے ہین اور بعض خود بھی فرماتے ہین تو نگرانی پر کامل حصہ نہین لیتے۔ اور یہہ قیمتی اور گرانقدر کاشت کے موانعات میں سے ہے۔ وہ یہہ ہی وجہ ہے کہ اقسام کاشت میں نہ کوئی اضافہ ہے نہ کسیطرح سے آمدنی میں اضافہ۔ زمیندار صاحبان کشمیر وحیدرآباددکن کے ان نہایت مختصر حالات لکھنے کی ایک وجہ یہہ بھی ہے کہ حقیقتاً زمین کی خاصیت وآب ہوا کے اثر سے زمیندار صاحبان وعوام کامیابی ونا کامیابی کے نتایج اخذ نہیں فرماتے۔ بلکہ بے مائیگی وعلم کی کمی وپست ہمتی نے انہیں معذور کر رکھا ہے۔

لهٰذا جملہ زمیندار صاحبان وشایقین اس گنجینۂ زر قواعد کاشت زعفران کو لفظاً لفظاً پڑہین یا پڑہوائین وپیش نظر وپاس رکہین واستقلال وہمت وکوشش سے اپنے کو ہمہ تن منہمک فرماکر گرانقدر نایاب قیمتی کاشت زعفران مین کامیابی ومنافع زر کثیر حاصل فرمائین۔ جسمین ملک ومالک دونون کا فائدہ ہے۔

موسم ومقام ومقدار اجزاء ساخت زمین و قواعد کاشت وآبرسانی حفاظت ومقدار زعفران فی پودہ

موسم

(۱) کاشت زعفران کے موسم تخم ریزی ونمو کا مہینہ سمبیر یعنی کنوار ہے

(۲) پودہ زعفران کے نشو ونما و بہار و شگوفون و زعفران کے مہینے اکتوبر و نومبر یعنے کاتک و اگہن ہین

(۳) دسمبر و جنوری و فروری یعنے پوس ماگھ پھاگن ۔ مین افزایش تخم کی مدد کیلیے پتے نکلتے ہین

(۴) مارچ و اپریل میں یہ پودہ بالکل خشک ہو جاتا ہے ۔

مقام

(۱) کاشت زعفران کے لئے زمین کسی اونچی سطح پر واقع ہو تو بہتر ہے ۔ اسلئے کہ بارش کا پانی ٹھہرے گا تو فصل خراب ہوجاے گی ۔

اگر اونچی سطح کا ملنا دشوار ہو تو اسطرح نالیان بنانی چاہئین ۔ جسطرح آلو وغیرہ کے کھیت مین آبرسانی کے لئے بناتے ہین ۔ مگر تغیر اتنا ہے کہ وہ آبرسانی کے لئے ہوتی ہین اور یہ اخراج آب کے لئے کشمیر مین کاشت زعفران پہاڑیون کے دامن مین ہوتی ہے جو ۵۰۰ فٹ سے زیادہ ۵۰۰۰ فٹ تک دیگر کشمیری وادیون سے اونچی ہین اور یہ دیگر وادیان ۵۲۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلندی پر ہین ۔ انمین پانی کا بہاؤ ہی رہتا ہے جو جہلم مین جا ملتا ہے ۔

زمین

(۱) زمین دومٹ یعنی ریتلی ہونی چاہیے۔

کہاد

(۱) کہاد گلے ہوے پتون کا ہونا چاہیے۔ کشمیر مین پیداوار زعفران کے لئے کہاد کی ضرورت نہین ہوتی اسلئے کے زمین مین خاصیت و اسکی صلاحیت ہے۔ لیکن دیگر شہرون و اکثر ملکون مین بلحاظ تجربہ اس کی شدید ضرورت ہے۔

قواعد ساخت زمین

(۱) انصف سے کسی قدر زیادہ مٹی۔

(۲) چہارم حصہ ریت۔

(۳) مابقی کہاد۔

ساخت کہاد

(۱) گڑہا کہود کر صرف پتے ڈالدئین جائین و پتے زیادہ ترگرم تاثیر کے نہ ہون وانکو روزانہ اتنے عرصہ تک ترکیا جاتا ہے کہ یہ بالکل مٹی کیطرح ہو جائین۔ کہاد مین زیادہ احتیاط کرنی چاہیے اسلئے کہ دوسرا جزا اسمین شریک نہ ہو و پتون کی کہاد کو اسلئے ترجیح دیگئی ہے کہ اسمین گرمی کم ہے۔ شمالی ہند کے بعض شہرون میں اس کہاد کو (پانس) بھی کہتے ہین۔

جوتائی

(۱) زمین کو اچھی طرح ترکر کے جوتائی کی جائے۔

ساخت کیاری

(۱) چار انچہ بلند کیاریان بنائی جائین۔

کیاریون کے بنانے مین بھی زیادہ احتیاط ہونی چاہیئے۔ مٹی سرک کر تخم کے بالائی حصہ پر آجاتی ہے جس سے تخم پر زیادہ مٹی کا بار پڑ جاتا ہے۔ و نمو ہی مین دشواری یا زیادہ قوت کا مصرف رہتا ہے بعض مقامات مین ہوا کے ذریعہ گرد زیادہ جمع ہو جاتی ہے اور یہ آبرسانی مین کیچڑ بنجاتی ہے لہذا ابتدا ہی سے نگرانی کی خاص ضرورت ہے۔

رقبہ و مقدارِ تخم

(۱) ایک بیگہ اراضی خام مین ایک من تخم زعفران کیاریون مین بونا چاہیئے۔ و ہر تخم قدرے فصل پر ہو کر پودہ کی نشو و نما مین دوسرا پودہ حائل نہ ہو۔ و دیکھ بھال مین بھی آسانی ہو۔

قاعدہ تخم ریزی

(۱) تخم زعفران کو (۲) انچہ گہرا بونا چاہیئے۔

تخم زعفران مین یہ خاصیت ہے کہ اگر ہر سال زمین سے نہ نکالے جائین تو ایک سال کی تخم ریزی سے دس سال تک تخم ریزی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہر سال سپتمبر مین صرف ترائی دینے سے سال گذشتہ کیطرح کلے نکلینگے د پودے نشو و نما پائینگے و شگوفے نکلنگے و زعفران پیدا ہوگی

قاعدۂ آبرسانی

(۱) ہفتہ مین ایک دفعہ آبرسانی فرمائی جائے۔ و جس جگہ زمین زیادہ خشک ہو وہان حسب ضرورت آبرسانی فرمائی جائے۔ لیکن ہفتہ مین تین دفعہ سے زیادہ نہین۔

مدت نمو

(۱) تخم ریزی کے تین چار ہفتہ بعد کلے نکلتے ہین۔ اگر درختون کے سایہ مین کاشت کی گئی ہے تو کلون پر پتون کے گرنے و رہنے سے انکی قوت بالیدگی کی ابتدا مین صرف ہو جائیگی اور پودے ٹھہر جائین گے۔

مدت نشو و نماء پودہ

(۱) نوین ہفتہ تک پودون کا کامل نشوونما ہو جاتا ہے۔

حفاظت پودہ

(۱) پودۂ زعفران چونکہ بہت ہی نازک ہوتے ہین کیڑون سے محفوظ رکھنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ دشوار نہ ہو تو روزانہ علی الصبح و بعد دو تین دفعہ بغور ملاحظہ فرمایا کیجئے۔ ورنہ روزانہ صبح شام تو ضرور ملاحظہ فرمائے۔ کیڑے فصل تباہ کر دیتے ہین۔ ابتدا ہی مین علم ہو جائے تو اسکا دفعیہ آسان ہے کیڑا جسوقت پودہ پر دیکھے۔ ایک ماشہ کافور پانچ سیر پانی مین یا پانی کی مقدار کے لحاظ سے کافور کی مقدار رہو اچھی طرح حل کرکے پانی کی نہایت مہین وہلکی دہار سے پودہ کو بغیر چھوے دہو دینا چاہیے لیکن بہت کم مقدار پانی سے پودہ دہویا علاج سے کیڑا پودہ سے نکل جائیگا یا مر جائیگا۔ پودہ مضبوط با طاقت ور ہو جائیگا

مدت پیدائش شگوفہ

(۱) دسوین ہفتہ مین شگوفے پیدا ہوتے ہین۔ و بڑھتے ہین

(۲) فی پودہ تین یا چار شگوفے پیدا ہوتے ہین۔

مدت پیداوار زعفران

(۱) دسوین ہفتہ کے آخر و گیارہوین ہفتہ کے اوائل مین زعفران پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور گیارہوین ہفتہ کے آخر تک کامل بالیدگی پاتی ہے۔

مدت قیام شگوفہ

(۱) پودۂ زعفران کا ہر شگوفہ ایک ہفتہ تک قایم رہتا ہے۔ شگوفون کی از ابتدا تا انتہا بہت اہم نگہداشت ہے ہر لحظہ شگوفہ پر نظر رکھنی چاہیئے و ہر وقت نگرانی کی شدید ضرورت ہے کیڑا جس کی زعفران غذا ہے نہایت سرعت سے اترنے اور چاٹنے والا ہوتا ہے ذرا سے مین کتر کر ریزہ ریزہ کر ڈالتا ہے یا چٹ کر جاتا ہے کیڑا دیکھتے ہی حفاظت پودہ مین کی مندرجہ ہدایت پر عمل

فرمائین تو زعفران محفوظ رہے گی - زعفران کی خوشبو سے چھوٹے چھوٹے پرندست ہوکر آئینگے
و ہر وقت حفاظت نہ ہوگی - تو زعفران کو کہا جائینگے - نیز حیرند زعفران کی خوشبو سے بسا اوقات
بیخود ہوکر اس کے پاس آتے دکھائی دیتے ہین -

مقدار زعفران فی پودے

(۱) ہر پودہ سے ڈیڑھ یا دو ماشہ زعفران پیدا ہوتی ہے - سابقہ زعفران کی پیداوار کا تخمینہ ساٹھ ہزار
تنگوذن مین قریب نصف سیر زعفران کا ہے اس لحاظ سے موجودہ ساختہ زمین کی پیداوار کی مقدار
یا فزن نسبتہ زیادہ ہے - زمین کی ساخت پر اس کا انحصار رکھا گیا یا طریقہ کہا دو کاشت وغیرہ کے
نقائص بخوبی پر - لیکن بھون کاشت کا نہت بلند درجہ و وصف ہے -

قیمت پیداوار زعفران

(۱) زعفران کے پیداوار کی قیمت ایکسو پچاس روپیہ فی بیگہ خام تک ہوتی ہے - باقی فصل کی اچھی
و بری حالت پر منحصر ہے -

قیام پودہ برائے ازدیاد تخم

(۱) بہ ختم موسم زعفران پودہ مین پھر تنے نکلتے ہین جو صرف پیدائش تخم کی علامت ہین

پیداوار تخم

(۱) فی تخم پودہ زعفران سے قریب آدہ پاؤ کے تخم پیدا ہوتے ہین -

موسم خزان

(۱) مارچ و اپریل مین افزائش تخم کرکے پودہ بالکل خشک ہو جاتا ہے -
یہ ایسی خزان مین بالائی سطح زمین سے نابود ہو جاتا ہے و زیر زمین صرف تخم رہ جاتا ہے

مدت پختگی تخم و برآمد از زمین

(۱) مئی یعنے جیٹھ سے تخم مین سختی پیدا ہونی شروع ہوتی ہے جولائی یعنے ساون مین کامل سخت ہو جاتا ہے -
جولائی کے آخر مین زمین سے نکالنے کے لائق ہو جاتا ہے و زمین پر پھیلا دینے سے خراب نہیں ہوتا -

ک ۱۱۶۳،۳ ر-گل

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔